Registered

No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۲) مطبوعہ ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

حضور وائسرائے ۳۰ اکتوبر کو نینی تال سے روانہ ہونگے قحط زدہ علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے ۱۴ نومبر کو الہ آباد پہنچیں گے ۱۷ کو لکھنؤ میں رونق افروز ہونگے۔ جلسہ کونسل آئین ۲۲ نومبر کو ہوگا ✦ **ممالک** شمال مغرب و اودھ میں مڈل سکولوں کا امتحان ۱۱ دسمبر سے شروع ہوگا اور چھ روز تک ہوگا ✦ پنجاب میں مڈل سکولوں کا امتحان ۸ جنوری کو شروع ہو کر ۱۲ کو ختم ہوگا ✦ **میونسپلٹی** کلکتہ میں ۲۸ میونسپل کمشنران مستعفی کی جگہ پر کرنے کے لئے ہنوز امیدوار پیش نہیں ہوئے ✦ **چیف** کمشنر آسام نے چاء کا نمونہ نمائش پیرس میں بھیجنے کو دس ہزار روپیہ منظور کیا اور لاٹ صاحب بنگالہ نے ۵۰۰۰ پونڈ ✦ **بمبئی** میں فصل کپاس کے مارے جانے سے دخانی کارخانوں کا حال نہایت ابتر ہے کام گھٹا دیا مزدور پریشان ہو رہے ہیں ✦ **شملہ** میں حضور لیڈی کرزن صاحبہ کی مدد سے مینا بازار ہوا یورپین ہسپتال کے لئے ۸ ہزار جمع ہوا ✦ **ہند** سے جو فوج جنگ ٹرنسوال کو گئی اس کے لے جانے پر ۵،۷ لاکھ کرایہ صرف ہوا۔ خزانہ لندن سے ادا کیا جائیگا ✦ **فوج** خیبر رائفلز کے لئے ۲۷۳ پٹھان بھرتی کئے گئے اور ۱۱۷ آدمی بھرتی کرنے باقی رہتے ہیں ✦ **آسام** میں آخرکار ایک کالج کا بنانا منظور ہوا۔ ایف۔ اے تک تعلیم دی جائیگی اور اس کے لئے مقام گوہاٹی تجویز ہوا ہے ✦

سر کلاڈ مکڈانلڈ بخوبی تندرست ہو گئے اور معہ میم صاحبہ چین کو روانہ ہو گئے ✦ **وینزویلہ** کے جھگڑے کا ثالثی فیصلہ طرفین نے منظور کیا۔ سو برس سے چلا آتا تھا ✦ **راجہ صاحب** سکیت اور ان کے بیٹے کا جھگڑا ہو گیا۔ بیٹا کہتا ہے کہ مجھکو زہر دینا چاہتے تھے ✦ **سر** ولیم لاکھارٹ کمانڈر انچیف افواج ہند آخر نومبر کو شملہ سے روانہ ہونگے ✦ **بمبئی** میں یہودیوں کے بڑے ربی نے تاکید کی کہ طاعون کا ٹیکا ضرور لگوائیں وہ سب کے سامنے پہلے خود ٹیکا لگوائیں گے ✦ **مہدی** سوڈان کے دو بیٹے معہ خلیفہ محمد شریف کے مطیع ہو کر باغی ہوئے اور وہ توپ سے اڑا دئے گئے۔ ان کا موضع جلا دیا ۵۵ باشندے قید کئے گئے ✦ **جرمن** گورنمنٹ نے اپنی رعایا کے نام حکم نکالا کہ اگر ٹرنسوال کی طرف سے لڑیں گے تو ان کی قوم ان کی حفاظت نہ کریگی ✦ **پریسیڈنٹ** فرانس نے نمائشگاہ پیرس میں جاکر اور سامان کی تیاری پر ایک لکچر دیا کہا کہ فرنچ قوم سنہ ۱۹۰۰ء میں بھی مضبوط جفاکش اور متفق قوم ہے۔ جیسے کوشش سے دکھاؤ دیکھنا کچھ کسر نہ رہ جاوے ✦ **سوڈان** کی خبر کہ کرنل منفورڈ و سنفیہ نیل کے بالائی حصہ کی طرف گئے تاکہ خلیفہ مہدی کی کمینگاہیں معلوم کریں۔ مخبروں و جاسوسوں کی خبریں متناقض ناقابل اعتبار ہیں اس رپورٹ کے بعد تحقیقی قرار دی جائیگی ✦ **فرانس** میں انقلاب حکومت کی سازش کا مقدمہ بڑے زور شور سے چل رہا ہے۔ ۶۵ گرفتار تھے ۲۲ گردانے گئے۔ مقدمہ سنیٹ میں ہے شہادت سنگین ہے کہ ڈیوک آرلینس بھی سازش میں شریک تھا اور چاہتا تھا کہ جمہور کو تہ و بالا کر ڈالے ✦

ریاست کوٹہ کے جیل خانہ کے قیدیوں نے بہت بڑی سازش بھاگ جانے اور شہر کو لوٹنے کی کی تھی جیلخانہ ہی اندر تلوار بندوق گولی بارود وغیرہ سامان حرب مہیا کر لیا تھا اور ان کا قصد تھا کہ دسہرہ کے روز جبکہ راج اور رعایا دونوں مصروف ہوں اسوقت جیل خانہ توڑ کر نکل جائیں اور شہر کو لوٹ لیں مگر ایک قیدی کی مخبری کرنے پر یہ سازش فاش ہو گیا۔ اب تحقیقات متعلقہ سازش ہو رہی ہے ✦ **حیدر آباد** دکن کے علاقہ میں دریائے کرشنا کے کنارے ۲۵ میل تک تانبے اور چاندی اور کوئلہ کی کانیں دریافت ہوئی ہیں ✦ **مارٹزبرگ** میں مشہور ہے کہ فری سٹیٹ والے نٹال میں گھس آئے اور نیو کاسل پر ان کا قابض ہونا اغلب ہے ✦ **پریسیڈنٹ** کروگر نے نیو یارک کے پیغام ہمدردی کا جواب بھیجا کہ انگلستان کی ماتحتی کبھی منظور نہ کریں گے۔ دونوں جمہوریں کمربستہ ہیں کہ انگلستان کو مزہ چکھائیں ✦ **گریٹ برٹن** نے ٹرنسوال کے الٹی میٹم کا جواب دیا کہ افسوس پریسیڈنٹ کروگر کی باتیں قابل غور و مباحثہ نہیں ہیں ✦ **فری سٹیٹ** کے پریسیڈنٹ سٹین نے بھی بوئروں کی طرفداری اور امداد کا اشتہار دیدیا انگریزوں سے سخت مخالفت۔ انگلستان کو بے ایمان کہا کہ افریقینڈروں کی آزادی چھیننے کا بہانہ ڈھونڈتا ہے کہا کہ اگر ٹرنسوال آزادی کھو دیگا تو اس کے بعد فری سٹیٹ کی آزادی بالکل بیکار ہوگی ✦ **برٹش** پارلیمنٹ لندن میں عنقریب جمع ہوگا۔ ۳۰ کروڑ روپیہ کی منظوری دیگا ✦ **بوئروں** نے برٹش مسلح ٹرین لوٹی جس میں توپیں بھی تھیں سب آدمی قید کر لئے۔ ڈرائیور کا پتہ نہیں مقابلہ ہوا ✦

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ وہری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر

پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب ۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب } ایڈیٹوریل
پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس صاحب ۔ پادری جیل سنگھ صاحب
مسٹر الیشع ناصر صاحب ۔ مسٹر مسیح الدولہ صاحب } کارسپانڈنٹ
پادری کدارناتھ صاحب ۔ اُنت

التماس۔ ہم اپنے طباع اور لایق نامہ نگاروں کی خدمت میں یہہ التماس کرتے ہیں کہ ہم آپ کے بلیغ و فصیح مضامین اور قابل قدر خیالات کا جو اس اخبار کو زیب و زینت دیتے رہے ہیں شکریہ ادا کرتے ہیں مگر بعض نامہ نگار اپنے بیش بہا مضامین اسقدر لمبے چوڑے لکھکر بھیجدیتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ختم نہیں ہوتے مجبوراً مضمون کے آخر میں باقی آیندہ لکھنا پڑتا ہے۔ اس طریق سے مضمون کا مذاق اور لطف آدھا رہ جاتا ہے لہذا ہمیں اپنے نامہ نگاروں سے امید ہے کہ ایسے برجستہ مضامین ارسال فرمایا کریں گے کہ جو ایک ہی اشاعت میں ختم ہو جاویں یعنے اس میں چار سو سے زیادہ الفاظ نہ ہوں۔ اگر کوئی مضمون ایسا ہو جو بغیر طوالت کے ادا نہ ہو سکتا ہو تو اس کو چند عنوانوں پر تقسیم کرکے ارسال فرمایا کریں اور ہر حصہ کی علیحدہ پیشانی لکھیں ؏

قانون انتقال اراضی۔ انتقال اراضی سے متعلق قانون جس کے پاس ہونے کی اطلاع دی گئی ہے اور جس کی ضرورت کو سرکاری طور پر تسلیم کیا گیا ہے اس کا خلاصہ یہہ ہے کہ جایداد کی کوئی فروخت جایز نہ سمجھی جاویگی جب تک کسی افسر مال کی منظوری کے دستخط نہ ہوں یہہ منظوری خاص قرار دادہ صورتوں میں دی جاویگی۔ جن مقامات میں فروخت کی اجازت فوراً مل جائیگی اور کچھہ روک ٹوک نہ ہوگی۔ اُن کی نوع محدود کردی گئی ہے۔ اوّل ان مقدمات میں اجازت فروخت ہر حال میں میسر ہوگی۔ جہاں بیچنے والا زراعتی پیشہ نہیں ہے۔ دوم ان مقدمات میں اجازت فروخت میسر ہوگی جہاں بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں زراعتی قوم سے ہیں اور ایک ہی گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ تیسری صورت منظوری کی یہہ ہوگی کہ بیچنے والا اراضی کا زراعتی فرقہ سے ہے اور خریدار بھی اسی فرقہ سے ہے اور اسی ضلع میں زمیں رکھتا ہے۔ یہہ بات ضرور ہے کہ غیر زراعت پیشہ جماعتیں اس قانون سے سخت ناراض ہونگی اور شور اور واویلا مچائیں گی لیکن حقیقت یہہ ہے کہ ساہوکاروں کی زیادہ ستانیوں اور زراعت پیشہ لوگوں کی بربادی دیکھکر اس قانون کا پاس ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے ؏

منشا اس ایکٹ کا یہہ ہے (۱) کہ قطعی انتقال اراضی بیع کا بدست غیر کاشتکاروں کے بند کردیا جاوے (۲) اور دیگر کاشتکاران دیہہ یا ضلع کے ہاتھہ میں بھی انتقال بمنظوری صاحب ضلع ہوا کرے (۳) انتقال رہن باقبضہ پندرہ سال تک قایم رہ کر اس مدت کے گذرنے کے بعد خود ہی صاحب ضلع کے حکم سے رہن فسخ ہو کر اراضی مرہونہ بلا ادائے کسی معاوضہ کے واگذار کردی جاوے (۴) اراضی مرہونہ بشرط بیع بالوفا کے شرایط ابھی سے منسوخ سمجھیں جاویں (۵) مالکان اراضی فصل کو بھی رہن نہیں کر سکیں گے ؏

معاملات ٹرنسوال۔ لڑائی کا سامان سرعت کے ساتھہ گرم ہو رہا ہے۔ آرنج فری سٹیٹ کا توپخانہ کمانڈنٹ آسبرٹ کی ماتحتی میں کمبرلی کی طرف متحرک ہے۔ فری سٹیٹ والوں نے درہ کو تھالس بھی قابو کر لیا یہہ نیو کاسل سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ پانچ ہزار بوئیر فوج اور ۲۳ توپیں سینڈ سپرنٹ میں ہیں اور ۴۰۰۰ فوج ملازر فارم پر قابض ہے اور برٹش کی جرار فوجیں سرحدی ناکوں پر جمع ہو رہی ہیں۔ ڈیوک آف ڈیونشایر نے منچسٹر میں تقریر کی کہ مسٹر چیمبرلین کی آخری مراسلت کے جواب کا مضمون جو کچھہ غیر سرکاری ذریعہ سے معلوم ہوا ہے اگر وہ صحیح ہے تو یہہ خیال عبث ہے کہ موجودہ کشمکش رفع ہو جاویگی فرمایا کہ فرنچایز کی تجاویز پر زیادہ زور دینا برطانیہ کے نزدیک محض فضول ہے۔ کیونکہ ٹرنسوال نے ان تجاویز کو ایسے پیرایہ میں نہیں لیا کہ تصفیہ کی امید کی جاوے۔ پس گورنمنٹ کو بجز اس کے چارہ نہیں ہے کہ ایسے مطالبات قایم کرے جو کہ معتدل ہیں اور یہی مطالبات دوسری صورت میں گفتگوئے مصالحت کی بنیاد گردانے جاوینگے یہہ بھی کہا کہ ٹرنسوال کی جنگی تیاریوں نے برطانیہ کو مجبور کیا ہے کہ وہ بھی ایسا کرے اور پارلیمنٹ کو جمع کرے تاکہ مزید اخراجات کیلئے منظوری حاصل کیجاوے اخیر میں کہا کہ ہمکو اب بھی امید ہے کہ اہل ٹرنسوال کے ہاں زیادہ عقلمندی

تطبیق القرآن

جب ہم قرآن کی تلاوت کرتے اور اس میں وہ بعض حالات اور واردات پڑھتے جو ہمارے خداوند یسوع المسیح سے متعلق ہیں تو شک پیدا ہوتا ہو کہ آیا کس معنے میں قرآن کو اور کہاں تک سچ مان سکتے ہیں کیونکہ اس میدان میں ہم کو دو قسم کے شہسوار اپنی اپنی رائیوں کے بادپا دوڑاتے نظر آتے ہیں ؛

اوّل وہ جو یہہ گمان کرتے ہیں کہ قرآن سرتاپا غلط ہو اور اس کا ایک لفظ بھی قابل اعتبار نہیں۔ خواہ وہ بعض قصص وحکایات کی نقل میں بائبل شریف سے سرمو تفاوت نہیں رکھتا مگر وہ یہہ دلیل بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی دستاویز میں ایک غلطی بھی نکل آوے تو عدالت مجاز اس ساری دستاویز کو ناقابل اعتبار باور کرکے رد کردیتی ہو۔ بلکہ کبھی کبھی صاحب دستاویز کو مجرم قرار دیکر سزا بھی دیتی ہو۔ علیٰ ہٰذا القیاس قرآن بھی باوجود اس حالت کے رد کرنے کے قابل ہو اور ہم اس کی ایک بات کو بھی قبول نہیں کر سکتے۔ راقم کے گمان میں یہہ سچ بھی ہو کہ قرآن کی ایک ہی غلط بات سے اگر ہم اس کو سچا شاہد مان لیں ہماری تعلیم کا کل دفتر ردّی ہوجاتا ہو۔ دراں حالیکہ ہم کو اپنے ایمان واعمال کی ضروریات کے واسطے خود بائبل کافی اور وافی قانون ہو اور یہی سبب ہو کہ ہمارے مسلمان بھائی صرف قرآن کو اپنے ایمان کا دستورالعمل مان لینے سے مسیحی تعلیم سے بالکل ناواقف رہ گئے اور راہ نجات سے کوسوں دور ہوگئے۔ حتیٰ کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ باوجود قرآن ہوتے ہوئے اہل اسلام کی نسبت ہمارے ہندو برادر مسیح کے قبول کرنے کے زیادہ نزدیک ہیں ؛

دوم وہ صاحبان ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن کو سرتاپا غلط کہنا تعصب کی بدولت ہو اگر ہم قرآن کی ایک غلط بات کو پس انداز کرکے دوسری صحیح باتوں کو مان کر اس پر حجت قایم کریں تو محمدی بھائیوں کو رنجیدہ کرنے سے معاف رکھیں گے اور شاید پولوسی پالیسی کے طریق پر ہم تھوڑی دیر کے واسطے قرآن کے ماننے والوں کے لباس میں مسلمان بھائیوں کو مسیحی راستبازی کی پوشاک پہنا سکیں گے۔ ہم بھی اس رائے پر اس حد تک صاد کرتے ہیں۔ اور نظر براں ایک آیت قرانی پر تھوڑی دیر تک غور کرکے دیکھیں کہ اس پیرایہ میں ہم ان کو کہاں تک مسیح خداوند کی طرف کھینچ سکتے ہیں

وانہ لعلم الساعۃ فلا تمترن بہا

اور تحقیق وہ البتہ (خبر) علامت قیامت کی ہو پس مت شک لاؤ ساتھ اس کے سورہ زخرف ۱۷ اس آیت کے حاشیہ میں لکھا ہو حضرت عیسیٰ کا آنا نشان ہو قیامت کا ف ؛

اب ہم اس آیت کا یوحنا ۱۱: ۲۵ سے مقابلہ کرکے دکھاتے ہیں کہ ان ہر دو مقدمات یقینی سے جو صحیح نتیجہ منطقی منتخرج ہوتا ہو وہ مسلمانوں کے ایمان بعث بعد الموت (قیامت) پر کیا اثر پہنچاتا ہو ؛ انجیل مقدس میں لعزر کے واقعہ کو دیکھو اس کی بہن مرتھا خداوند مسیح سے عرض کرتی ہو کہ میں جانتی ہوں کہ قیامت میں پچھلے دن (لعزر) پھر جی اُٹھیگا۔ یسوع نے اس سے کہا قیامت . . . . میں ہی ہوں یوحنا ۱۱: ۲۵ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہو کہ خداوند مسیح خود قیامت ہو جس کا صاف مفہوم سوا اس کے اور کچھ نہیں ہوسکتا کہ وہ خود مُردوں میں سے جی اُٹھا اور ہمارے مسلمان بھائی اس لفظ قیامت کے معنے ومفہوم کو اوروں کی نسبت زیادہ جانتے اور مانتے ہیں کہ اس کے معنے مرکے جی اُٹھنے کے ہیں۔ اور قرآن کی متذکرہ آیت میں اس امر کا دعویٰ کیا گیا کہ عیسیٰ قیامت کی علامت ہو۔ اب سوال لازم آتا ہو کہ کس خصوصیت کے باعث ہمارے خداوند کو قرآن میں علامت قیامت کہا گیا وہ کون سی بات ہو کہ جس سے ربنا المسیح قیامت کی نشانی ٹھہرتا ہو جواب میں ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا جیسا کہ پولوس رسول قرنتی مسیحیوں کے قایل کرنے کو خداوند کو دلیل گردانتا ہو وہ ان سے منطقیانہ سوال کرتا ہو کہ تم میں سے کئی ایک کیوں کہتے ہیں کہ مُردوں کی قیامت نہ ہوگی۔ جب مُردوں کی قیامت نہیں تو مسیح بھی نہیں جی اُٹھا۔ ۱ قرنتی ۱۵: ۱۲ و ۱۳ یعنے مُردوں کی مسیح کی قیامت کا نتیجہ ہو۔ قرنتی مسیحیوں کا ہماری مانند ایمان تھا کہ مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہو مگر اُن میں سے بعض کی نادانی یہہ تھی کہ قیامت کا انکار کرتے تھے اس پر رسول ان کو لاجواب کردیتا ہو۔

پس اسی طرز پر اگر ہم قرآن سے سوال کریں کہ عیسیٰ ابن مریم کو آپ نے کس اعتبار سے علامت قیامت کہا مہربانی کرکے اس کا مطلب بتائیے ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ سورہ نسا کی آیت ۱۵۶ میں مسیح کی موت کا انکار کیا ہو اور یہودیوں کو اس کہنے پر کہ ہم نے مارا عیسیٰ بیٹے مریم کو بُری ہی ڈانٹ بتائی ہو۔ اگر درحقیقت وہ نہیں مرا تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ وہ جی بھی نہیں اُٹھا اور جب جی نہیں اُٹھا تو وہ قیامت کی علامت بھی نہیں ٹھہر سکتا اور جب وہ قیامت کی علامت نہیں تو قیامت کا امکان بھی جاتا رہا تب بعث بعد الموت پر مسلمانوں کا ایمان لانا بالکل بیفایدہ ٹھہرا ؛

لیکن قرآن کی بعض آیات کو صحیح مان لینے کی بنیاد پر ہمارا فرض ہو کہ قرآن ہی سے ثابت کرکے دکھلاویں

کہ ربنا المسیح درحقیقت مرگیا اور سورہ نسا والی ۱۵۶ ویں آیت صرف ایک آیت ہی کہ جس کی بنا بران متعدد آیات سے جن کا ذکر آگے آتا ہی انکار نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم بھی بائبل کی کسی ایک ہی آیت پر کوئی اہم تعلیم کی عمارت قایم نہیں کرتے جبکہ اس کے مقابل اور تعلیم کی متعدد آیات موجود ہوں۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ کسی تواریخی واقعہ کا بطلان لازم آتا ہو جیسا کہ خداوند مسیح کی موت تاریخی بات ہی اس کا تعلیم سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ ہو سکتا ہی کہ تعلیم دینے میں دماغی خیالات خطا کریں مگر غیر ممکن بلکہ محال ہی کہ تواریخی بات میں بھول چوک نظر آوے۔ یا کہ وہ کسی تعلیم سے رد کی جاوے۔ جناب مولوی حکیم محمد حسین صاحب امروہوی اپنی کتاب آفتاب عالمتاب کے صفحہ ۱۲۹ پر بایں عبارت مرقوم فرماتے ہیں۔ قولہ۔ چنانچہ خود مسیح تین روز تک ہاویہ میں رہے (ہاویہ میں رہنا کلام الہی کے خلاف ہی چنانچہ پطرس رسول اپنے مکتوب اول کے باب سیوم آیت ۱۸ و ۱۹ میں یوں فرماتے ہیں کیونکہ مسیح نے بھی ایک بار گناہوں کے واسطے دکھ اٹھایا یعنے راستباز نے ناراستوں کے لئے تاکہ وہ ہم کو خدا کے پاس پہنچائے کہ وہ جسم کے حق میں تو مارا گیا لیکن روح میں زندہ کیا گیا۔ جس میں ہو کے اُسنے ان روحوں کے پاس جو قید تھیں جا کے منادی کی) اور سبت جمعہ کو مدفون ہوئے۔ (محمدی برادران جمعہ کو سبت ٹھہراتے ہیں) اور جمعہ اور شنبہ جو بالفعل غلط سبت کرکے مشہور ہی اور شب یکشنبہ رہ کر تیسرے روز اُٹھائے گئے

کہ مسلمان کے لئے یہی بجائے دوزخ ہی اور حسب آیت انی متوفیک اور آیت فلما توفیتنی کے قول ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی کہ مسیح کا انتقال ہو گیا گو مصلوب بہ معنے استخواں شکستہ بیشک نہ ہوئے مگر دار پر (صلیب) اگر اپلی اپلی کرکے خود جان دیدی اور چوروں کی طرح کہ استخوان شکستہ کے معنے میں مصلوب ہوئے مسیح بےشبہ مصلوب نہ ہوئے اور بعد کو تیسرے دن قبر سے اُٹھے کچھ جائے تعجب نہیں لیکن یہودیوں نے مقتول سمجھا اور نصارا میں اختلاف ہوا کسی مقتول کہا کسی نے مرفوع اور یہود اکوان کے عوض کہا یہ سب غلط ہی اور اصل حال قران مجید میں ہی کہ مقتول نہ ہوا اور نہ مصلوب اگر روایت اناجیل اربعہ صحیح ہیں اس معنے سے کہ استخواں شکستہ نہ ہوا۔ لیکن مشابہ مصلوبوں کی ہوئی اور قبر میں سے آسمان کو اُٹھائے گئے پس اور انبیا کو وہ علاقہ جو ہمارے اہل اسلام کے اولیا کو قبر سے ہی نہیں تمت کلامہ۔

اس مناظرہ مولوی کے طرز استدلال کو ملاحظہ فرمائیے کہ کس خوبصورتی سے سورہ نسا والی ۱۵۶ ویں آیت کی تفسیر سُناتا ہی اور انجیلی واقعہ یعنے موت مسیح کو صادق ٹھہراتا ہی اور اس کی تائید میں قران کی دو آیات پر حوالہ دیتا ہی۔ اگر ان آیات قرانی کو اب بھی ہمارے مسلمان بھائی باور نکریں تو ہم نہیں جانتے کہ وہ علامت قیامت والی آیت کیونکر راست ٹھہرتی ہی ضرور خداوند مسیح مرگیا اور تیسرے روز جی اُٹھا۔ کاش کہ محمدی بھائی اس اپنے مولوی کے قول پر بھروسہ کرکے روایات اناجیل اربعہ پر ایمان لاویں ❊

راقم

ک۔ ن۔ م۔ س

فرخ آباد

❊ ❊

❊

وقت کی قدر

ہم اکثر اپنی دنیوی باتوں میں بڑے خبردار اور ہوشیار ہوتے۔ ان کی پوری پوری حفاظت اور نگہانی کرتے۔ نظروں سے اوجھل ہونے نہیں دیتے۔ ان کی قدردانی ہم میں پائی جاتی۔ اور ضرورت محسوس ہوتی ہی۔ لیکن اکثر اپنے وقت کی نسبت بڑے بے پرواہ ہوتے۔ اور نہیں جانتے کہ قیمتی وقت ہاتھوں سے نکلا ہوا پھر نہیں ملتا۔ جو گذر چکا وہ گذر گیا پھر نہیں آئیگا۔ ہم ہزار کوشش اپنی گذری زندگی کے واپس لانے میں کریں ہرگز ہرگز کامیاب نہونگے۔ انتظام الہی میں بھی وقت کی مناسبت نظر آتی ہی۔ ہر ایک شے اپنے وقت معینہ پر اپنا کام کرتی ہی۔ "ہر ایک چیز کا ایک موسم ہی اور ہر کام کا ایک وقت ہی" واعظ ۳: ۱-۸ تک۔ پیدا ہونے مرجانے ہنسنے اور رونے کے اوقات ہیں ان کو جاننا دانا کا کام ہی۔ اکثر غفلت ایسی دامنگیر ہوتی کہ ہم اس کی وقعت کو کھو دیتے۔ پیارے بے پرواہی اور ملتوی رکھنے کی عادت چھوڑ۔ موقعہ روز روز ہاتھ نہیں آتا۔ وقت گذرے پر رونا ہی ہوتا ہی۔ ان کی حالت پر غور کر۔ جو غافل ہوئے اور جنہوں نے مہلتوں کی کثرت کو حقیر جانا۔ جنہوں نے بچپن کی جب بہت سے کام سیکھ سکتے تھے قدر نہ کی آج دست تاسف ملتے اور آٹھ آٹھ آنسو بہاتے ہیں۔ مگر بمصداق اب پچھتائے کیا ہوت ہی جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ کیا بنتا ہی زمانہ گذر گیا۔ دن پلٹ گئے۔ ہوائیں بدل گئیں نہ وہ مکان رہے نہ وہ مکین میں نے اکثروں کو کہتے سُنا ہی۔ اجی ابھی ہم جوان ہیں۔ ذرا شباب کے مزے اُڑا لیں۔ بڑھاپے میں توبہ

کرلیں گے۔ یا خدا غفور و رحیم ہی خود بخش دیگا۔ بعض اسکو موت کے وقت پر چھوڑتے۔ شاید تیرے دل میں بھی یہی خیال ہو اور کہے جناب آپ کو ہماری کیا پڑی ہی۔ ہم تزد نزع ہو کر خداوند مسیح کے قدم پکڑلیں گے، یاد رکھ موت کے دریائے شور کے کنارے کھڑے ہو کر ہمیشگی کے وسیع میدان پر سوچنا چھوٹی سی بات نہیں۔ موت وہ کوہ بلند ہی جس کی چوٹی پر کھڑے ہو کر نیچے نگاہ کر نیسے حواس خطا ہونے لگتے ہیں۔ شاید تیرے سامنے کئی ایک مرے ہونگے جن کی زبان۔ عقل اور قوت تمیز موت کے وقت بالکل بیکار ہو گئیں۔ عموماً موت کی حالت میں قوا انسانی زایل ہو جاتیں۔ اور پریشانی بڑھ جاتی۔ خیالات منتشر ہو جاتے انواع واقسام کے بکھیڑے آدباتے۔ باپ کو بیٹوں کی فکر۔ ان کا میرے بعد کیا ہوگا۔ کون اُن کی پرورش کریگا۔ جوان اپنی جوانی کے فراخ میدان پر سوچکر اور آہ سرد بھر کر کہتا۔ آہ میں یوں یوں اور ووں ووں کروں۔ اگر زندگی ہو۔ بلاشبہ بیماری تیری زندگی کی کوتاہی کا نقشہ تیرے آگے کھینچ جاتی اور کسی قدر تیرا دل ہلا دیتی ہی۔ ایسے خطرناک موقعہ پر ایسی لقا کو نہ چھوڑ کون جانتا ہی کہ میں کس طرح مرونگا اور کیونکر میری موت ہوگی۔ "خداوند یوں آئیگا جس طرح رات کو چور آتا ہی" ہو سکتا ہی کہ تیری زلیست ہی میں اس دولتمند کی طرح جس نے لعزر کی خبر نہ لی وقت نکل جائے پھر تو چاہے ہزار برس جیا کر۔ مگر لعزر مر چکا۔ تیرا کام بند ہو گیا۔ لعزر کی موت سے پہلے اپنی عاقبت سنوار توبہ کا دروازہ اپنے پر بند ہوتے نہ دے "جس وقت تم مجھے پکاروگے میں نہ سنونگا" آج جو دستر خوان تیرے آگے بچھا ہی شاید کل نہ ہوگا۔ شاید ابھی دلہا کے آنے کی دھوم کی آواز تیرے کان میں پڑے۔ دیکھو دیکھو دلہا آپہنچا۔ اس کے استقبال کو نکلو۔ اوہ کیسا ہی واویلا۔ کیا ہی رنج اور کیا ہی ماتم تیرے لئے ہوگا۔ اگر تیری مشعل بجھی ہو اور برتن میں تیل نہ ہو کیا فیلکس Felix رومی حاکم کو وہ موقعہ پھر کبھی ہاتھ آیا جو پولوس کی صحبت سے اُسے ملا تھا جب اس نے کہا جا موقعہ پاکر میں پھر تیری سنونگا" اسی روز وہاں سے اس کی تبدیلی ہو گئی اور ساری زندگی بھر یہہ نیک ساعت اُسے نصیب نہ ہوئی جو تجھے کل کرنا ہی آج ہی کر۔ کون جانتا ہی کہ کل کس کی ہوگی کسی نے خوب کہا ہی ؎

کل کریں سو آج کر۔ آج کریں سو اب
چھن میں پرلے ہوئیگی پھیر کریگا کب

کیا خداوند مسیح تیری بابت آج وہی تو نہیں کہہ رہا جو اس نے لادوقیا کی کلیسیا کی نسبت کہا سو واسطے کہ تو نہ گرم ہی نہ ٹھنڈا نہ گرم میں رد کرکے تجھے اپنے منہہ سے نکال پھینکنے پر ہوں" اپنی شیر گرمی چھوڑ۔ سرگرم بن نہ ہو کہ لادوقیا کی طرح تیرا نام بھی گم ہو جائے۔ آج لادوقیا کی کلیسیا کہاں ہی۔ اگر اب تک تو خواب غفلت میں سویا رہا اور تضیع اوقات کرتا ہی تو آج اپنے وقت کو پہچان اور پھر وہ محبت بھری آنکھوں سے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے۔ تجھے منظور کرنے کو تیار ہی۔ وہ تیرا باپ ہی اُسے جا کر کہہ۔ "ای باپ میں نے آسمان کا اور تیرا گناہ کیا" وہ بخشے گا اور ضرور بخشے گا دیر نہ کر۔ توقف کو چھوڑ سستی ترک کر۔ کیونکہ ابھی وقت ہی مت سوچ کہ پھر کبھی تجھے یہہ فرصت ملیگی۔ اس آیت کو بار بار پڑھ اس کے بیدار اور جوش کرنے والے الفاظ پر غور کر۔ دیکھو اب قبولیت کا وقت ہی۔ دیکھو اب نجات کا دن ہی۔

مسیح کا کفارہ عام ہی اس کی رحمت سبھوں پر برابر ہی۔ وہ گنہگاروں اور محصول لینے والوں کا دوست ہی اس نے تیری خاطر اپنی جان دی۔ وہ تجھے بلاتا ہی۔ میرے بھائی میرے دوست۔ آ اور نجات پا۔ میں تیرے ہی گناہوں کو مٹانے کے لئے دنیا میں آیا ہوں ؏

راقم

یوحنا خاں ؎

خلوت میں بائبل کا مطالعہ

جیسے انسان کے لئے خوراک کی ضرورت ہی ویسے ہی اس کی روح کے لئے خدا کے کلام کی بھی ازحد ضرورت ہی۔ جس طرح ہم روز کی روٹی کھائے بغیر نہیں جی سکتے اسی طرح بغیر کلام کے ہر روز پڑھنے کے روحانی زندگی نہیں حاصل کر سکتے۔ لیکن اگر ہم اس سے فایدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ کہ روزانہ باترتیب خلوت میں بائبل کا مطالعہ کریں۔ اُس کے لئے میں چار باتیں پیش کرتا ہوں ؏

(۱) وقت یعنے کب مطالعہ کرنا چاہیے۔
(۲) جگہہ۔ یعنے کہاں مطالعہ کرنا چاہیے۔
(۳) طریقہ۔ یعنے کسطرح مطالعہ کرنا چاہیے۔
(۴) سبب۔ یعنے کیوں مطالعہ کرنا چاہیے۔

وقت۔ سب سے پہلے خدا کے کلام کو پڑھنے اور دعا کے ساتھ دن کو شروع کرو۔ یہہ کئی ایک سببوں سے بہت ضروری ہی ؏

(۱) ہم میں سے بہت تھوڑے ہیں جو کسی کام میں مشغول ہوتے بغیر کچھ تھوڑا کھانے کے" اور ہم یہہ صرف جسمانی صحت کے لئے کرتے ہیں تاکہ ہم کو طاقت ہووے اور کہ ہم خالی یا کمزور نہ ہو جاویں"

جب تک کہ فرصت ہو کہ عادت کے موافق کھا دیں +

(ب) تمام ڈاکٹروں کی یہہ رائے ہو کہ پیشتر کلام شروع کرنے کے ہمیں ضروری ہو کہ کچھ تھوڑا سا کھانا کھائیں کہ ہمارے خون والی رگیں بھری رہیں اس حالت میں کوئی زہردار مادہ ہمارے جسم میں دخل نہیں پا سکتا اسی طرح سے ہمیں مناسب ہو کہ دن خدا کے کلام کی خوراک کھانے سے شروع کریں تاکہ ہماری روح طاقت والی ہووے اور ہمارا دل بھرا رہے اور اس میں شیطان کا اور اُس کی خواہشوں کا دخل نہ ہو سکے۔

یہہ سچ ہو کہ صبح سویرے کے وقت ہم بائبل کا مطالعہ بہت دیر تک نہیں کر سکتے کیونکہ ہم میں سے اکثروں کو کام ہوتا ہو لیکن کوئی بھی ایسے کام میں مشغول نہیں ہوتا جو کہ آدھا گھنٹہ بائبل کے مطالعہ کے واسطے خرچ نہ کر سکے۔ ہم کم از کم دو گھنٹہ ہر روز کھانا پکانے اور کھانا کھانے میں صرف کرتے ہیں تو کیا روحانی خوراک کے واسطے کم وقت رکھیں؟ کسی نے یہہ ٹھیک کہا کہ ”ہمارے وقت کا دسواں حصہ خدا کا ہو جیسا کہ ہمارے مال کا دسواں حصہ“ یہہ اچھا ہو کہ ہم دن شروع کریں مسیح کے ساتھ جو کہ ہماری زندگی کی روٹی ہو جس سے کہ ہماری سب حاجتیں خواہ جسمانی خواہ روحانی حاصل ہوتی ہیں (یوحنا ٦: ٣٥)۔

جگہہ۔ بھی کوئی کم ضروری بات نہیں ہو ہم لوگ جانتے ہیں کہ ہم اپنے ہی گھر میں روٹی کھانا پسند کرتے ہیں جہاں کہ ہم امن و چین چپ چاپ۔ بےفکر رہ سکتے ہیں ۞

اسی طرح سے لازم ہو کہ ہم اپنے ہی گھر میں خلوت میں خدا کے کلام کا مطالعہ کریں کیونکہ وہ ہماری روحانی خوراک ہو اور اس کے لئے ایک خاص جگہہ مخصوص کریں۔ جہاں کہ ہم مسیح کے ساتھ اکیلے ہوں اور وہ ہمارے ساتھ۔ وہاں کسی قسم کی رُکاوٹ نہ ہو +

طریقہ۔ ہم سب جانتے ہیں کہ کسی کام کی کامیابی کے لئے ایک خاص اصول کو مدِّنظر رکھنا ضروری بات ہو خواہ وہ لین دین کا خواہ صحت خواہ خوراک وغیرہ وغیرہ کا ہو۔ اسی طرح خلوت میں بائبل کے مطالعہ میں کامیابی حاصل کرنے کے واسطے ایک طریقہ ضرور ہو۔ یہہ بات بھی ہو کہ بائبل کو ایک سال بھر میں ختم کریں لیکن یاد نہ رکھیں کہ اس میں کتنی کتابیں ہیں یا کئی بابوں کو ایک دن میں پڑھ لیں مگر اس میں سے کچھ نہ یاد رکھیں +

لیکن اگر ہم چاہتے ہیں کہ سب سے زیادہ فایدہ اس خلوت میں بائبل کا مطالعہ کرنے سے حاصل کریں تو بہت ضروری ہو کہ بائبل کو ترتیب کے ساتھ پڑھیں اس ترتیب یا طریقہ کو خبرداری سے چُنیں اور اسی پر صبر سے قایم رہیں۔ اِن دنوں میں کئی ایک طریقے بائبل کے مطالعہ کے واسطے جاری کئے گئے اور وہ سب بہت اچھے ہیں۔ لیکن میں صرف اُسی کا ذکر کروں گا جو کہ ہم شفاخانہ میں اس بات کے لئے روزانہ استعمال کرتے ہیں +

(پہلے) صبح سویرے خلوت کے مطالعہ کے لئے سبت اسکول کے پرچہ کے مضامین استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً اگلے سبت کا مضمون ”نجات کا دریا“ حزقی ایل ٤٧: ١ سے ١٢ تک جس پر روزمرّہ کا سبق جمعرات کے لئے زندہ پانی۔ ذکریاہ ١٤: ٨ سے ١١ تک اور اس سبق کی سُنہلی آیت جو کوئی چاہے آبِ حیات مفت لے۔ مکاشفا ٢٢: ١٧ +

خلوت کے مطالعہ کا وقت آدھ گھنٹہ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اسے ہر ایک ہم میں سے اپنے اپنے گھر میں تیار کرتے اور اس ترتیب یا طریقہ سے سبت اسکول کے پرچہ کا مضمون ہفتہ بھر مدِّنظر رہتا ہو۔ اس طرح سے بڑی مدد ہوتی ہو۔ کیونکہ جب ہم اتوار کو جماعت میں جاتے تو زیادہ سیکھنے کے واسطے تیار ہوتے ہیں +

(دوسرے) سوا اس کے ایک گھنٹہ بائبل کا مطالعہ جو شفاخانہ میں ڈاکٹر صاحبہ کے ساتھ ہر روز کام شروع کرنے سے پیشتر ہوتا ہو اس کے لئے یرمیاہ نبی کی کتاب چنی گئی ہو اور پروفیسر۔ ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ وایٹ صاحب کے طریقہ پر اس کی تیاری کے لئے ہر ایک شام کو یا تیسرے پہر جب موقعہ ملے ہم لوگ ایک باب خلوت میں تیار کرتے ہیں۔ دوسری سویرے پھر سب ملکر پڑھتے ہیں۔ اس طریقہ سے پُرانا اور نیا عہدنامے دونوں روز سیکھتے ہیں۔ یہہ بڑا فایدہ مند ہو کیونکہ کوئی دن نہیں ہوتا جس میں کہ نئے اور پُرانے عہدنامہ کا مقابلہ نہیں ہوتا۔ چونکہ نیا عہدنامہ پُرانے عہدنامہ کی تکمیل ہو۔ میری سمجھ میں بس اتنا اشارہ کافی ہوگا۔ مضامین چُننے کے لئے +

(تیسرے) ہم خدا سے برکت لینے کو نہ بھول جاویں اس خاص حصے پر جس کو ہم پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم برکت مانگتے جب جب خوراک کھاتے ۔

(چوتھے) ہم پہلے خدا کے کلام کو مطالعہ کریں بغیر کسی اور کتاب کی مدد کے صرف اس وقت روح القدس ہمارا اُستاد اور مددگار ہو۔ کیونکہ ہمارے ساتھ ایسے مددگار کا وعدہ ہو۔ یوحنا ١٤: ١٦ +

(پانچویں)، خدا کے کلام کو ہم اس نیت سے پڑھیں کہ اس میں میرے واسطے کیا فایدہ ہو اکثر ایسا سمجھنے کے سبب سے ہم بڑی بڑی برکتوں سے محروم رہتے ہیں +



(چھٹے) ہر ایک روزمرہ کے سبق سے ایک آیت یاد کرنی چاہیے جوکہ سبق کی چابی ہووے۔ جس کے اوُپر غور کرنے سے سارا سبق یاد آجاوے۔ ماسوا اس کے دل میں بڑا خزانہ رہیگا جوکہ ہر ایک موقعہ پر ہماری مدد کرسکتا ہے۔ خواہ کتاب مقدس ساتھہ ہو یا نہ ہو+

(ساتویں) جب خلوتی مطالعہ کرنے سے پیشتر ہم خدا سے برکت مانگتے اس خاص حصہ پر اسی طرح سے عرض کریں مطالعہ کرنے کے بعد کہ وہ برکت جو ہم کو آج مل گئی اس کو راست و درست طور سے استعمال کریں+

سبب - یہہ بھی بہت ہی ضروری بات ہے جس کو سمجھنا چاہیئے+

(ا) تاکہ ہم مسیح کو جانیں۔ یوحنا ۱۷: ۳ اور یرمیاہ ۹: ۲۴ آیت جس کو جاننا ہمیشہ کی زندگی ہے+

(ب) تاکہ ہم اپنے آپ کو جان لیویں یعنے اپنی حاجت اپنی کمزوری اپنے خطرہ سے واقفیت حاصل کریں کہ کیونکر مدد پا سکتے ہیں اور یہہ فقط خلوتی مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے ۱۱۹ زبور اس مضمون سے بھرا ہوا ہے۔ خاصکر ۱۱۹ زبور ۹ و ۱۰۵ آیات+

(ج) تاکہ ہم جان لیویں کہ کس طرح سے اس کی خدمت میں اس کا جلال ظاہر کریں - ۱ قرن ۱۵ باب خدا کے کلام کا خبرداری سے مطالعہ کرنے سے ہم یہہ سیکھتے ہیں کہ مسیح پر ایمان لانا ایک بات ہے اس کی خدمت کرنی دوسری بات ہے ہم یہہ بھی سیکھتے ہیں کہ جب کوئی مسیح پر ایمان لاتا ہے اس کو دو قسم کے بپتسمہ کی حاجت ہوتی ہے ایک تو پانی کا جو یہہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ خداوند کی جماعت میں شامل کیا گیا گویا شاگرد بن گیا۔ دوسرا بپتسمہ روح القدس کا جو شاید اسی وقت یا کچھہ دیر بعد ملے جو اس ایماندار کو خدمت کرنے کے واسطے مخصوص کردیتا ہے اور طاقت دیتا ہے۔ جیسا کہ پنتی کوست کے دن ہوا۔ جبکہ شاگردوں کو قوت ملی کہ وہ مسیح کے واسطے کام کریں۔ گواہی دیں مصیبت اُٹھاویں۔ موت سہیں۔ یہی خدمت ہے کہ جس سے اس کا المسیح جلال ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہہ سب کچھہ ہم کو جب ہی حاصل ہوتا ہے جب ہم مسیح کے بہت نزدیکی ساتھی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ خلوتی مطالعہ میں ہم انکے ساتھہ روزبروز ہوتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھہ چاہیے کہ معزز ناظرین اس بائبل کے مطالعہ کے طریقے سے فایدہ اُٹھاویں۔ آمین +

راقــــــم

برکت علی۔ خسرف ۱۲

مسیح کی تعلیم

بقیہ نواں باب

مسیح کی تعلیم راستبازی کی بابت

مردوں کی صفات یعنے ہمت اور سچائی اور کھرائی مدت سے بزرگ سمجھی جاتی تھیں اور رومیوں اور دوسری قوموں کی تواریخوں میں اکثر ایسے مشہور آدمیوں کی تعریف اور بیان بکثرت ملتے ہیں۔ اب مسیح کے آنے اور بتلانے سے وہ صفات جو حلیم لوگوں میں پائی جاتی ہیں حقیقی مطلب اور درجہ پا گئیں۔ مسیح کے وقت سے بیشتر لوگ اکثر اُن کی بے قدری کرتے تھے۔ اب ان کی قدر بڑھتی جاتی ہے۔ مصیبت میں صبر دشمنوں کی معافی عدل و انصاف میں سخاوت۔ حلیمی اور فروتنی کمزوروں کے ساتھ رحم اور ہمدردی یہہ سب صفات آدمی کے چال وچلن میں بزرگ اور مقدم اور نہایت تعریف کے لایق ہوگئیں۔ گذشتہ زمانہ کی خیالوں میں اور موجودہ زمانہ میں بالکل فرق پڑگیا۔ اور مسیح خود اس تبدیلی کا بانی ہے۔ اس کے پیشتر کی دنیا اور حال کی دنیا اور ہی ہوگئی یہہ تبدیلی بھی کچھہ اس کی تعلیم اور زیادہ تر اس کے نمونہ سے ہوئی۔ اس کے پہاڑی وعظ کی تعلیم میں ان صفات کا بیان شروع ہی میں نظر آتا ہے جیسا لکھا ہے کہ مُبارک وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت ایسوں کی ہے‘‘ ’’مبارک وہ جو حلیم . . . . مبارک وہ جو رحم دل ہیں . . . . مبارک وہ جو راستبازی کے لئے ستائے جاتے ہیں‘‘ اور اپنے نمونہ سے بھی مسیح نے راستبازی کے خیال کو بدل کرکے اس کے مضمون کو وسیع کردیا۔ کیونکہ وہ حلیم اور دل میں خاکسار تھا۔ وہ دُکھہ اُٹھانے اور محبت کرنے میں سب سے حلیم اور فروتن تھا۔ اس کی صلیبی موت کے وسیلہ نیکی اور قابل تعریف باتیں ایسی بدل گئیں کہ حال کے اور قدیم زمانہ کے درمیان ایک ایسا بڑا گڑھا آگیا کہ ہم لوٹ نہ سکیں+

موجودہ زمانہ کی ساری باتوں اور طریقوں اور خاص و عام دستوروں پر اس تبدیلی کی گردش کا اثر ہوگیا اور یہہ سب کے سب مسیح کی راستبازی کو پورا پورا کھولنے اور وسیع کرنے سے ہوئے+

(۲) لیکن اگر ہم صرف یہودی اور رومی لوگوں کے قواعد اور خیالات کی اصلاح پر غور کریں تو بھی اس بھاری تبدیلی کے پورے معنے سمجھہ میں نہیں آتے۔ مسیح کی تعلیم راستبازی کی بنیاد تک پہنچی اور خیالات میں دو باتیں

ظاہر ہوتی ہیں +

(۱) مسیح نے آدمی کو ایک نئی اور بے بدل کسوٹی دیدی (۲) اس نے راستباز ہونے کا ایک نیا وسیلہ بھی دیا۔ اس نے یہہ دونوں باتیں ایک وقت بتائیں۔ جب وہ خدا کی بابت یہہ نیا اور عظیم خیال بتلایا جو لقب "باپ" کے معنے میں ظاہر ہوتا ہے +

پہلے ہم دریافت کریں کہ راستبازی کی کسوٹی کس طرح سے "باپ" کے معنے پر منحصر ہے۔ دیکھنا چاہئیے کہ راستبازی کی کسوٹی کی بنیاد خدا اور اُس کی ذات کے خیال پر ہونی چاہئے۔ جیسا خدا کا خیال ہماری عقل میں زیادہ اعلیٰ اور بزرگ سمجھا جاتا ہے ویسا اپنے فرایض کا خیال بدلتا اور ترقی کرتا جاتا کیونکہ ہم سب جانتے ہیں کہ اپنے کاموں کا حساب خدا کو دینا ہے اور انسان کی عقل و تمیز میں یہہ الہی روشنی ہے کہ اگر وہ سب سے بزرگ فرایض کو جنہیں وہ جانتا ہے ادا کرنے کی کوشش نہ کرے۔ وہ اپنے دل میں قصور وار ٹھہرتا ہے۔ جب سے مسیح نے خدا کو "باپ" کہا اور اپنی فرزندانہ زندگی کے آئینہ میں باپ کو ظاہر کیا تب سے انسان کے تمام اخلاقی خیالات ترقی کرتے گئے۔ اسی بنیاد پر سارے خیالات کی تبدیلی ہوئی جس کا بیان اوپر ہوا جبوں ہی خدا کا "باپ ہونا" کی معرفت ظاہر ہوئی انسان کا فرض ہے کہ وہ خدا کا حقیقی بیٹا بنے اور اس پر اعتقاد رکھے اور اخلاقی کاموں میں بیٹے کی صورت اختیار کرے۔ جیسا لکھا ہے کہ "تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو" (متی ۵: ۴۵) انہیں الفاظ میں مسیح نے اپنے شاگردوں کو زندگی کاٹنے کا بھاری مسیحانہ قانون بتایا۔ اب سوچنا چاہئے کہ یہہ قانون کیا معنے رکھتا ہے؟ اس سوال کا سب سے عمدہ جواب مسیح کی زندگی میں ملتا ہے۔ وہ خدا کے حقیقی بیٹے کا کامل نمونہ ہے جو زمین پر ظاہر ہوا۔ راستبازی کا آخری مسیحانہ قانون اس کی تعلیم میں اور زیادہ تر اس کی موت اور زندگی میں پایا جاتا ہے۔ اور اس سوال کو حل کرتا کہ آدمی کس طرح خدا کی صورت پکڑے اور خدا کے بیٹے کی مانند زندگی کاٹے اس لاثانی خیال سے ہم یہہ سیکھتے ہیں کہ ہمارے فرایض میں جو خدا کی طرف ہیں فرزندانہ اعتقاد اور فرمانبرداری سب سے ضروری اور مقدم باتیں ہیں۔ ہم اس فرزندانہ اعتقاد کو سمجھ سکتے ہیں جب ہم اپنے آسمانی باپ کی خبرداری کی بابت پڑھتے ہیں (متی ۶: ۳۱-۲۸ و ۲۰-۱۹ اور ۱۰-۳۳-۲۵)۔ مسیح کی فرزندانہ سرگرمی اور توکل سے ہم فرزندانہ فرمانبرداری کے معنے سیکھتے ہیں جیسا لکھا ہے "کہ میرا کھانا یہہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی بجالاؤں (یوحنا ۴: ۳۴) پھر (متی ۹: ۲۶) "ہاں اے باپ کہ یوں ہی تجھے پسند آیا"۔ اور "کیا وہ پیالہ جو میرے باپ نے مجھے دیا میں نہ پیوں" (یوحنا ۱۸: ۱۱) ویسے ہی مسیح کی زندگی کو اپنا کامل نمونہ سمجھ کے ہم آدمیوں کی طرف اپنے فرایض کا خلاصہ ایک ہی بات یعنے محبت میں پاتے ہیں۔ یہہ عام محبت نہیں لیکن محبت جو خدا کی محبت کے مانند ہے اور جس کو مسیح نے ظاہر کیا جب اس نے آدمیوں کے بچانے کے واسطے ہمدردی اور خدمت گذاری اور خود انکاری اور اپنے تئیں صلیبی موت تک دیدیا۔ مسیح جس طرح سے آدمیوں کے درمیان خدا کے بیٹے کی صورت میں چلتا تھا اور اس کی چال سبھوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں سچی راستبازی کا افضل نمونہ رہتا ہے اس کی زندگی اور تعلیم کے سبب وہ جہان کا نور ہے (یوحنا ۸: ۱۲) اور وہ چاہتا ہے کہ اس کے پیرو اس کی مانند ہوویں اور اس کے باپ کے عوض میں کام کریں۔ جیسا لکھا ہے "تم دنیا کے نور ہو ۔ ۔ ۔ ۔ اسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھیں اور تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے ستایش کریں" (متی ۵: ۱۶) "اور جیسا باپ نے مجھے بھیجا ہے میں بھی تمہیں بھیجتا"۔ (یوحنا ۲۰: ۲۱) دوسرے اب اس بات پر سوچنا چاہئے کہ "باپ" کے معنے کس طرح سے راستباز ہونے کا نیا وسیلہ ہے اور کس طرح ہو سکتا کہ اگر مسیحیت میں راستبازی کے فرایض ایسے بزرگ اور پاک ہیں تو بھی ان کو پورے طور سے ادا کرنا ہمارے لئے ممکن ہے اگر ہم خدا کو "باپ" پہچانیں جو گناہوں کو بخشتا ہے اور نالایق پر اپنی محبت ظاہر کرتا اور اپنے فرزندوں کے درجہ اور حق کی برکتیں بھی دیتا ہے تو اس بے نہایت محبت اور رحم کی تاثیر سے انسان کی روح میں ایک ایسی عظیم محبت پیدا ہوتی ہے جو ہر ایک کام اور خیال خدا کی فرمانبرداری میں خوشی سے کراتی ہے۔ خدا پر تکیہ کرنا اور ایسے کام کرنا جو اُسے خوش آتے ہیں اس کے لوگوں کے لئے دلوں کی معمولی عادت اور پوری آرزو ہو جاتی ہیں۔ یاد رہے کہ وہ خیالات جو بیشتر انسان کو راستبازی کرنے کو اُبھارتے تھے دور نہیں ہو جاتے۔ راستبازی کا حق اور اجر اور اس کی الہی خوبصورتی موجود رہتی ہیں اور انسان کے دل پر اثر کرتی ہیں لیکن ان کے ساتھ اور ان کے علاوہ راستبازی دل کو پیاری لگتی ہے۔ روح قدس کے وسیلہ جو ہمیں دی گئی خدا کی محبت ہمارے دل میں جاری ہوئی اور اس پر غالب ہو گئی۔ اور خدا کی محبت نہ صرف اپنی طرف ہمارے دل میں محبت (نہ صرف اپنی محبت)

بقیہ

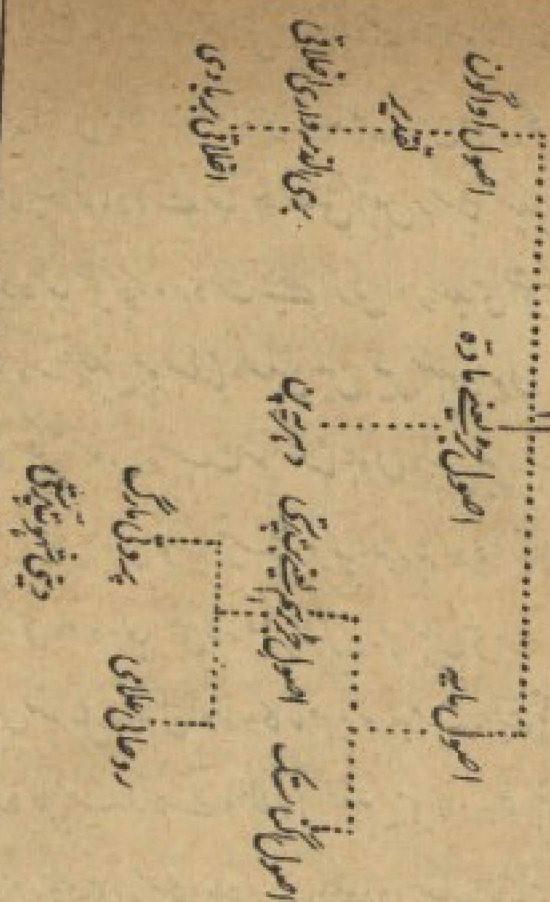
کرم مارگ

موجودہ ہندو مذہب

وہ دیوتاوں کی یکتائی کو تصور نہیں کر سکتے ہیں وہ مختلف دیوتاؤں کو مختلف ہی سمجھکر اُن پرستش کرتے ہیں۔ یہی موجودہ ہندو دھرم ہے جو ویدک زمانہ میں جس طرح رشی لوگ دنیاوی اور عاقبت کی بھلائی کے واسطے مختلف یگ وغیرہ سے دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے اسیطرح زمانہ حال میں بھی ہندو لوگ دنیاوی اور عاقبت کی بھلائی کے لئے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اگرچہ رسومات اور طریقہ پرستش وید کے زمانہ کی نسبت اب بدلا ہوا ہے تو بھی دیوتاؤں کی پرستش کا مقصد وہی ہے۔ ویدک رشی اندر وغیرہ دیوتاؤں کے پاس اولاد۔ دولت وغیرہ دنیاوی چیزیں مانگتے تھے۔ زمانہ حال کے بُت پرست ہندو بھی وہی چیزیں اپنے دیوتاؤں سے مانگتے ہیں۔ دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے جس طرح رشی لوگ قربانی چڑھاتے تھے۔ موجودہ ہندو بھی دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے بھوگ چڑھاتے ہیں دونوں ہی قسم کی پرستش کا مقصد دنیاوی آرام اور عاقبت میں بھلائی ہے۔ سو ہندو دھرم کا کرم جوں کا توں ہے صرف ظاہری صورت میں قدرے تبدیلی ہوئی ہے۔

کرم کا نسب نامہ

کرم مارگ کے اصول سے اور جتنے اصول نکلے ہیں ان میں سے بڑے بڑے ذیل میں درج ہیں۔



اصول مایہ۔ کرم کی پہلی اولاد کا نام مایہ ہے۔ یہ اس کی بڑی بیٹی ہے۔ ہم ویدانت اور اپنیشد کے بیان میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔ جیو کرم کرتے کرتے جب آخری درجہ میں پہنچ جاتا ہے تو وہ کرم سے چھوٹ جاتا اور خود برہم بن جاتا ہے۔ جیو اور برہم میں کچھ فرق نہیں۔ کرم میں لگے رہنے کی حالت کا نام جیو ہے۔ اور کرم سے چھوٹی ہوئی حالت کا نام برہم ہے۔ ریشم کا کیڑا جس طرح اپنے کاتے ہوئے تار کا خول بنا کر خود اس میں بند ہو جاتا ہے اسی طرح برہم مایہ کے خول میں بند ہو کر بصورت خلقت کے نظر آرہا ہے۔ ریشم کا کیڑا جس طرح خود ہی اپنے خول کو توڑ کر نکل آتا ہے برہم بھی اس ہی طرح تو گیان کے ذریعہ سے مایہ کے خول کو کاٹ کر نکل جاتا ہے۔

مایہ اور کرم ایک ہی شے ہے۔ برہم خود نرگن اور نش کریہ ہے۔ یعنے نہ اس میں کوئی صفت ہے اور نہ وہ کچھ کر سکتا ہے۔ مایہ میں بند ہونے سے برہم ساگن اور سکریہ ہوتا ہے یعنے تب اس میں صفات اور حرکت پائی جاتی ہے۔ سو کرم اور مایہ ایک ہی ہے۔ برہمو کی نسبت کرم کا نام مایہ اور جیو کی نسبت کرم کا نام کرم ہے۔ مایہ انادی یعنے ازلی ہے۔ مایہ اگر ازلی نہ ہو تو برہم کی ہستی ممکن نہیں ہوتی۔ کیونکہ جب ہی کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ست سروپ صاحب ہستی ہے۔ تب ہی اس کے گن یعنے صفات کو ماننا پڑتا ہے اور وہ مایہ کے تحت میں ہو جاتا ہے یعنے ہستی ایک صفت ہے۔ مایہ کے بغیر خدا کی صفت نہیں سو خدا کی ازلی ہستی ازلی مایہ کے بغیر نہیں۔ اگر کہو کہ مایہ مخلوق شے ہے تو اس میں یہہ قباحت ہے کہ مایہ کو کس نے پیدا کیا۔ نرگن نش کریہ برہم پیدا نہیں کر سکتا پیدا کرنے کے لئے ساگن سکریہ برہم کی ضرورت ہوتی ہے۔ مایہ کی ماتحتی بغیر برہم ساگن سکریہ نہیں ہو سکتی ہے اس لئے ویدانتی خیال سے مایہ کی پیدایش ماننا ناممکن ہے۔ سو انہوں نے مایہ کو انادی یعنے ازلی مانا ہے۔ اس انادی مایہ میں بند ہو کر برہم اپنی ہستی میں قایم ہے اور خلقت نظر آرہی ہے۔ اگر مایہ نہ ہو کرم نہ ہو تو جہان کا خدا مع اپنے جہان کے نیست ہوتا ہے یعنے صرف نیستی ہی نیستی رہتی ہے۔ مایہ نہیں۔ ہستی نہیں۔ خدا نہیں۔ جہان نہیں۔ مایہ ہے۔ ہستی ہے۔ خدا ہے۔ جہان ہے۔ مایہ نہیں کچھ نہیں۔ شاید اس ہی اصول سے ایک نیا اصول پیدا ہوا۔

شُن مارگ Nihilistic Philosophy

مایہ نہیں تو کیا ہے۔ ہے ازلی اور ابدی نیستی۔ اس ازلی اور ابدی نیستی کو (eternal non entity) ماننا ناممکن سمجھکر ویدانتیوں نے ایک ازلی مایہ کو مانا ہے۔ برہمو کیا ہے۔ مایہ میں بند شدہ نیستی یعنے نفی نیستی یعنے ہستی واجب الوجود خدا ان کے ذہن میں نہیں آیا۔ انہوں نے خدا کی ہستی کے واسطے مایہ کو ایک شرط اور ازلی بنیاد قرار دیا کیونکہ برہم خود نرگن یعنے ازلی اور ابدی نیستی ہے۔ کیونکہ ہستی ایک گن ہے۔ نرگن کے معنے۔ بلا ہستی مایہ میں بند ہو کر وہ سگن ہوا۔ یعنے ہست ہوا۔ اب دنیا کی ہستی بھی ممکن ہوئی مایہ کو کاٹو

میں فنا ہوگا - جہان فنا ہوگا - برہم فنا ہوگا - مایہ خود فنا ہوگی ایک ازلی اور ابدی نیستی رہیگی - یعنے حقیقتاً صرف ایک ازلی اور ابدی نیستی ہے جسے ہستی کہتے ہو وہ صرف تصور - بھرم - مایہ - ہے کرم کی اپنی ہستی بھی نہیں ہے وہ بھی بھرم ہے - وہ بھی مایہ ہے - کوئی نہیں ہے - کوئی کرتا نہیں ہے +

اس مایہ کے اصول سے اگیان مت یعنے اصول اگناسٹیسزم Agnosticeom شن مارگیوں کی طرح بے خدا نہ ہوکر چند لوگوں نے یہہ کہا کہ نرگن برہم کیا ہے ہم جانتے نہیں - اپنیشد کے رشی لوگ کسی حد اس فرقہ کے تھے - اُنہوں نے برہم کو بعید الفہم کہا ہے مغربی اگناسٹکوں کی طرح یہہ خالص اگناسٹک نہیں تھے - یہہ ست سروپ گیان - سروپ - اننت سروپ یعنے سگن پربھو یعنے صفات والے برہمو کو جانتے - لیکن نرگن بعید الصفات برہمو کو نہیں جانتے - تو بھی ان کا مقصد نرگن بعید الصفات برہم ہے - نرگن میں جاکر اپنے تئیں بجھا دینا یعنے ہمیشہ کی نیستی ہو جانا ہے یہہ مشرقی اگناسٹیسزم Agnosticism ہے - جانتا ہوں - پر جانتا نہیں ہوں - درحقیقت برہمو کیا ہے یہہ نہیں جانتا - خلقت کو دیکھکر - اپنے آپ کو دیکھکر خلقت کا اور اپنے آپ کا کارن سروپ سگریہ - ساگن یعنے صفات والے برہم کو جانتا ہوں - لیکن اپنے ہی علم میں تسلی نہیں اس سے زاید علم حاصل ہو ہی نہیں سکتا - سو رشیوں نے اس علم کو حقیر سمجھا - اور اپنے لئے اگیان مت کو انتخاب کیا - یعنے لغتی Unknownd unknownable برہم جو ہے +

اصول مادہ - کرم کی دوسری اولاد جڑ مارگ ہے - اصول ازلیت مادہ سنکھیا وغیرہ درشنوں کے بیان میں بھی ہم نے کچھ اس امر کا بیان کیا - دُکھ کے موقوف ہونے کا نام مکتی ہے - جڑ یعنے مادہ کی صحبت میں آنا ہی دُکھ کا باعث ہے - جب میں نہیں ہوں کا علم آجائیگا تو مادہ کے ساتھ تعلق نہیں رہیگا - لیکن مادہ کیا شے ہے - مادہ نت یعنے ازلی اور ابدی شے ہے مادہ فنا نہیں ہو سکتا - لیکن میں - میں نہیں ہوں - ہو سکتا ہوں - نیست ہو سکتا ہوں - پس میں - جب میں نہیں ہوں ہوگیا - نیست ہوگیا - تو رہا مادہ ازلی اور ابدی مادہ - کیا اسی کا نام میٹریل ازم نہیں ہے؟

اس میٹریل ازم کی اولاد کا نام دہریہ مت - ایشور نام مادہ کا پیدا کرنے والا کوئی نہیں ہے - مادہ خود ہی ہے اور خود ہی رہیگا - مادہ سے دُکھ اور سُکھ ہوتا ہے - دُکھ اور سکھ کا دینے والا کوئی پروردگار نہیں ہے - کیا اس ہی کا نام دہریہ مت نہیں ہے؟

آواگون - کرم کی تیسری اولاد کا نام آواگون ہے - چند عرصہ گذرا جب مغربی فیلسوفی ہندوستان میں رائج ہوئی تھی تو بیچارہ آواگون مرگیا تھا - لیکن ہندو مذہب کے دوبارہ سرسبز ہونے سے خصوصاً ہمارے دیانندی بھائیوں کے پنجاب میں رونق افزوز ہونے سے یہہ مردہ لاش پھر برآمد ہوئی ہے اور افسوس کہ صاحب علم - بی - اے اور ایم - اے - صاحبان بھی اس مردہ لاش کو کندھوں پر اُٹھائے پھرتے ہیں اور اس میں دم پھونک کر پھر زندہ کرنے کے کوشاں ہیں - سو ہم چاہتے ہیں کہ قدرے اس امر پر بھی غور کریں +

ہم نے پہلے دکھلایا کہ وید کے منتر بھاگ میں آواگون کا نام و نشان بھی نہیں ہے - سب سے پہلے سپتا برہمنا میں اس کا ذکر ہوا - رفتہ رفتہ برہمنوں سے اپنیشدوں اور درشنوں میں اس کا دخل ہوا ہے اور اس کی تعلیم پھیل گئی - قدیم یونانیوں میں یہہ تعلیم نظر آتی ہے - پتھیاگورس کی فیلسوفی میں یہہ تعلیم زور کے ساتھ پائی جاتی ہے - یونانیوں سے ہندوؤں نے اس تعلیم کو حاصل کیا تھا - اب تک کوئی اس امر کو منظور نہیں کرتا ہے - سو گمان غالب ہے کہ یہہ رشیوں کے اپنے ہی خیالات کا نتیجہ ہے - کرم مارگ جس مذہب کی بنیاد ہے اس مذہب میں آواگون پر ایمان لازمی - قدرتی ہے کیونکہ انسان کتنی ہی نیکی کیوں نہ کرتا رہے اپنی زندگی میں اس کو کامل نیکی نظر نہیں آتی ہے - زندگی میں سینکڑوں مرتبہ وہ ٹھوکر کھاتا ہے سینکڑوں مرتبہ گرتا ہے - سینکڑوں مرتبہ گناہ کرتا ہے اس حالت میں گناہ سے پُر زندگی کو لیکر قدوس اور غیور خدا کے پاک حضور میں حاضر ہونا وہ کسی طرح ممکن نہیں سمجھ سکتا ہے - پھر وہ ہمیشہ تک خدا سے دور رہنا بھی نہیں چاہتا ہے - اس لئے وہ مجبوراً اپنے تئیں تسلی دیتا ہے کہ اگر اس جنم میں تجھ سے نیکی نہیں ہوئی تو خیر شاید تو دوسرے جنم میں نیکی کرسکیگا - اگر فی الحال کچھ نہیں ہوا تو کچھ مضایقہ نہیں آیندہ جنم میں تو ہوگا - پھر انسان اپنی زندگی میں دکھ دیکھتا ہے - کتنے ہیں جو دنیا میں خوشی سے زندگی بسر کر رہے ہیں - لیکن میں کیوں دُکھ کی آگ میں جل رہا ہوں - کوئی دولتمند کوئی غریب - کوئی محتاج - کوئی غنی - کوئی سیر - کوئی فاقہ کشی کر رہا ہے - کوئی بینا - کوئی نابینا - کوئی تندرست کوئی دایم المریض - دنیا میں یہہ مختلف حالتیں کیوں نظر آتی ہیں - انسان دنیا کے خدا کو اس ناموافقت کا بانی کہتے ہوئے ڈرتا ہے - سو وہ خیال کرتا ہے کہ پہلے جنم کی نیکی یا بدی کے سبب سے یہہ ناموافقت ہوئی ہے +

باقی
آیندہ



واقعات اور رائیں

بورس۔ آج کل ہمارے ناظرین "گلدستہ اخبار" میں ٹرنسوال کے متعلق بورس لوگوں کا نام پڑھتے ہیں۔ ہم اپنے اُن ناظرین کی آگاہی کے لئے جو ان لوگوں کی تواریخ سے واقف نہیں ہیں ذیل کا بیان کوکب ہند سے نقل کرتے ہیں۔

"بورس" کے معنے ہیں "کسان" اور سنہ ۱۶۵۰ء میں ہالنڈ سے سوتھ (جنوبی) افریقہ میں انہوں نے کیپ کولونی کو آباد کیا۔ سنہ ۱۷۹۵ء اور سنہ ۱۸۱۴ عیسوی کے بیچ ہالنڈ اور گریٹ برٹن سے جنگ ہوتی رہی اور کچھ دن ایک کے قبضے میں رہی اور کچھ دن دوسرے کے۔ سنہ ۱۸۱۴ء کے آخر میں انگریزوں کی ہو گئی۔ زیادہ کرکے بورس یہاں رہتے تھے کچھ ملک کے اصلی باشندے بھی پائے جاتے تھے سنہ ۱۸۲۰ عیسوی میں کچھ انگریز بھی آ بسے۔ بورس اور انگریز دونوں میل و ملاپ سے رہتے تھے اور یہاں کے اصلی باشندوں کو غلامی میں رکھتے تھے سنہ ۱۸۳۳ عیسوی میں غلامی خارج ہو گئی۔ اور اس کولونی میں بھی انگلستان سے فرمان آیا کہ غلاموں کو رہا کرو۔ ان بورس لوگوں نے انکار کیا اور جب قانون کے مطابق انہوں نے دیکھا کہ وہ مجرم ٹھہرتے ہیں ان میں سے بہتوں نے جنگل کی راہ لی اور نتال کو جا بسایا۔ زولو لوگوں نے راہ میں بہت ستایا اور جب زولو سردار نے نتال کی زمین ان کے ہاتھ بیچی وہ وہاں بس گئے۔ لیکن دھوکا دیکر زولو سردار نے بہت سے بورس کو قتل کیا اور اس وقت سے یہہ بورس بہت سخت دل ہو گئے اور اصلی باشندوں کے سخت دشمن۔ نو برس تک بورس بڑی چین سے رہے۔ سنہ ۱۸۴۳ء میں سرکار انگلشیہ پھر آن موجود ہوئی اور دعوی کیا کہ تم ہماری رعایا ہو اور سخت لڑائی کے بعد نتال بھی انگریزوں کے ہاتھ آیا۔ بہت سے ڈچ مین یعنے بورس نتال سے بھاگ نکلے اور آرنج فری سٹیٹ کو آباد کیا۔

آرنج فری سٹیٹ بھی انگریزوں کے تابع ہوئی اور پھر ان لوگوں نے نکلکر سنہ ۱۸۴۸ء میں ٹرنسوال کو آباد کیا اور ایک سلطنت قایم کی۔ شروع ہی سے ان لوگوں نے انگریزی سلطنت کے ماتحت رہنا ناپسند کیا۔ آرنج فری سٹیٹ کا انتظام بہت مشکل معلوم ہوا۔ اور سنہ ۱۸۵۴ء میں وہ ایک آزاد سلطنت قرار پائی۔ سنہ ۱۸۷۷ء میں ٹرنسوال میں بھی انگریزی جھنڈا کسی نہ کسی طرح کھڑا کیا گیا اور گو بورس نے بہت کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح انگریزی سلطنت کا اختیار اُن پر سے جاتا رہے لیکن کامیاب نہ ہوئے انگریزی فوجوں اور بورس سے برابر لڑائی ہوتی رہی آخر عاجز آ کر سنہ ۱۸۸۲ء میں ٹرنسوال بھی ایک آزاد سلطنت قرار پائی۔ لیکن انگریزی نگرانی میں یہہ آزادگی دینا ہی بڑی بھول کی بات تھی کیونکہ اسی وقت سے بورس اور انگریزوں کے درمیان سخت دشمنی پڑ گئی +

خیر معاملہ طے ہوا اور پھر امن و چین سے کاروبار چلنے لگے۔ آپ جانتے ہیں کہ لالچ ہی تو بُرائی کی جڑ ہے۔ ٹرنسوال میں سونا نکل پڑا اور جس طرح گدھ لاش کو دیکھ ٹوٹتے ہیں سب قوموں کے لوگ ٹرنسوال کو دوڑے نوبت یہاں تک پہنچی کہ رفتہ رفتہ دوسری قوموں کے لوگ یہاں کے بورس سے زیادہ ہو گئے۔ بورس دوسری قوموں کے لوگوں کو دبانا چاہتے ہیں اور وہ دبتے نہیں یہہ غیر لوگ پورے سلطنتی حقوق مانگتے ہیں اور بورس دینے کو تیار نہیں یہہ تو فساد کی جڑ ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ نتیجہ کیا ہوگا۔ ٹرنسوال انگریزی سلطنت کا ایک حصہ ہوگا اور اگر بورس لوگ پسند کریں پھر جنگل کی راہ لیں ✽

کہتے ہیں کہ بیچر صاحب کو ایک مرتبہ ایک جوان آدمی نے خط لکھکر صلاح پوچھی کہ "اپنی زندگی میں میں کیونکر ایسا کام پا سکتا ہوں کہ جس میں کسی طرح کی محنت و مشقت اٹھانی نہ پڑے۔ بیچر صاحب نے جواب دیا کہ اگر کوئی ایسا آسان کام چاہتا ہے تو اُسے غرض سے بچنا چاہئے وہ نہ تو ایڈیٹر ہونے کا خیال کرے نہ منسٹر نہ سوداگر نہ ڈاکٹر نہ لوہار نہ کسان نہ سپاہی اور نہ ملاح ہونے کا خیال کرے اور کرے صرف ایک ہی جگہ ہے جس کی نسبت وہ جانتا ہے کہ سب محنت و مشقت سے آزاد ہے یعنے قبر۔ . . . ہمیں کامل امید ہے کہ آسان کام کی عادت ہمارے ہندوستانی مسیحی جوانوں میں داخل نہ ہونے پاویگی کیونکہ جو کوئی ایسے کام کی تلاش کرتے وہ اپنی زندگی میں اقبالمند نہیں ہوتے بلکہ نتیجہ ہمیشہ ناکامیابی ہوتا ہے۔ از کوکب ہند

انڈیا سنڈے سکول یونین کی طرف سے

عالمگیر دعا کے لئے ۱۵ و ۱۶ اکتوبر سنہ ۹۹ء کے دن مقرر کئے گئے تھے۔ چنانچہ لودیانہ میں بجائے ان دو روز کے ۱۳ و ۱۴ اکتوبر کے دن بھی دعا کے لئے بڑھائے گئے۔ جمعہ ۱۳ کو کلیسیا کے لئے اور ۱۴ کو بشارت کے کام کے لئے اور ۱۵ کو اتوار کے روز سنڈے سکولوں اور ۱۶ کو زنانہ مشن اور میڈیکل کام کے لئے دعائیں کی گئیں اور سوا سنیچر کے ہر روز شام کے وقت اسی مضمون پر کہ جو دعا کے لئے مقرر تھا وعظ بھی کیا گیا ✽

ترجیع بند در حمدِ خداوند یسوع مسیح ؛

ای منبعِ رحمت و کرامت
ای مجمعِ بخشش و سخاوت
ای مخزنِ گوہرِ سیادت ؛
ای مصدرِ الفت و عنایت
گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی ؛
ای نورِ جہان و فخرِ آدم ؛
ای سرورِ دین عظیم و اکرم
محتاج ہی تیرا سارا عالم
در پر ترے سب کے سر ہوے خم
گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی ؛
تیرا نہیں دو جہاں میں ہمتا
ہو سامنے تیرے مہر تارا ؛
ہی چشمہ زیست آشکارا ؛
پیاسا نہ گیا جو کوئی آیا ؛
گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی ؛
چہرہ ہی ترا کچھ ایسا رخشاں
ہو دیکھ کے جس کو مہر حیراں
ابلیس ہی مثل بید لرزاں ؛
تجھ سے ظاہر ای نور یزداں
گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی ؛
تو برجِ شرف کا بدرِ کامل ؛
تیرا نہیں کوئی بھی مقابل
ہیں تیری حمیدہ سب خصایل
تو ساری فضیلتوں کا فاضل
گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم نازنینی ؛
عیسیٰ مرا جب کہ راہبر ہی ؛
کس بات کا مجھ کو پھر خطر ہی
ہر زخم کا وہ تو چارہ گر ہی ؛
یہہ شعر میری زبان پر ہی
گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی ؛
زینت دہ بزم زندگانی ؛
تیرا نہیں دو جہاں میں ثانی ؛
تو قاسم نعمتِ معانی ؛
انور کا ہی کام مدح خوانی
گر بر سر و چشم من نشینی ؛
نازت بکشم کہ نازنینی
تو معرفتِ خدا کا معدن ؛
رازِ خفی و جلی کا مخزن
ہر دونوں جہاں میں تو ہی محسن
پکڑا انور نے ترا دامن ؛
گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

راقم
رامانند انور

لودیانہ

تعداد پیدایش مسلمان ۸ - ہندو ۱۰ - کل ۱۸ -
تعداد اموات مسلمان ۸ - ہندو ۹ - کل ۱۷ -
از ابتدائے ۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء
لغایت ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء

فساد طاعون - کولہاپور سے انتظام طاعون کے متعلق ایک بلوہ کی خبر آئی قریب پانچ بجے شام کا وقت تھا ایک ہندو لڑکا مبتلائے طاعون تھا - اسکو رضوئنگ گاڑی میں بٹھا کر ہسپتال کو لئے جاتے تھے - لوگوں نے اس کے لے جانے پر اعتراض کیا مگر حکام نے اس کی پروا نہ کی - تھوڑے عرصہ کے بعد معلوم ہوا کہ فساد کی تیاری ہو رہی ہی - دکانداروں نے بازار میں ہڑتال کرنی شروع کردی اس کے بعد قریب تین ہزار کی بھیڑ نے جمع ہو کر طاعون ہسپتال کا رستہ لیا ڈاکٹر واٹوے اور ڈاکٹر گیڈگل کے مکانات لوٹے اور مسمار کر ڈالے ہسپتال میں پہنچتے ہی ادویہ کے کمرہ کو توڑ ڈالا اور جس جس کمرہ میں مریض نہ تھے اُن کو آگ لگا کر جلا دیا ؛

بشپ وائٹ ہڈ جدید بشپ مدراس ہیں ۱۱ کو ولائت سے آئے ۱۳ کو مسند نشین ہوئے ؛

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی .... [illegible]
بغیر ضمیمہ .... [illegible]
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی .... [illegible]
بغیر ضمیمہ .... [illegible]
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ .... [illegible]
بغیر ضمیمہ .... [illegible]